اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج' اتحاد امت کا عظیم مظہر

حج اسلام کا اہم رکن ہے، جو صرف صاحب استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ جس کی ادائیگی کے لیے مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کرنا اور آٹھ سے بارہ ذی الحج تک یہ فریضہ سرانجام دینا ہوتا ہے۔ حج کے لیے مسلمان دنیا کے کونے کونے سے تشریف لاتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو حج کی منادی کی تھی۔ اس پر لبیک کہتے ہوئے پوری دنیا سے مختلف رنگ، نسل، زبان کے لوگ خراماں خراماں چلے آتے ہیں۔ واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق. (سورۃ حج 27)

حج تمام عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں جسمانی مشقت مالی اخراجات بھی شامل ہے۔ یہ عزیمت کا سفر ہے جس میں صبر وتحمل بردباری' ایثار وقربانی' ہمدردی وخیرخواہی' محبت والفت کا کڑا امتحان ہوتا ہے۔ فسق وفجور' جنگ وجدل یا واگوئی گالی گلوچ سے پرہیز ہے۔ فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج. (سورۃ البقرہ) انسان گھر سے نکلتے ہی مختلف حالات اور ماحول میں پہنچ جاتا ہے۔ اسکی سوچ اور فکر تبدیل ہو جاتی ہے۔ دنیاداری اور اسکی مصروفیات سے یکسر آزاد ہو کر عبادت میں مشغول ہوتا ہے اور کم وبیش ایک ماہ خاص ریاضت کرتا ہے۔ جس میں قرب الٰہی اور رجوع الی اللہ کی مشق ہوتی ہے۔ اور یہی اس سفر کا حصول ہے۔ انسان کو اپنی زندگی اور سابقہ اعمال پر غور وفکر کرنے کے ساتھ محاسبہ کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اپنی غلطیوں کوتاہیوں' نادانیوں' حماقتوں پر آنسو بہا کر اپنے رب جو کہ غفور الرحیم ہے، سے معافی کا طلب گار رہتا ہے۔ اور آئندہ کے لیے پاکیزہ اور نیکیوں کی توفیق والی زندگی کا آرزومند ہوتا ہے۔

حج مسلمانوں میں عقیدہ توحید کو مزید پختہ کرنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔ حاجی مکہ مکرمہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کے قلب وذہن میں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے

وہ واقعات آتے ہیں۔ جب وہ بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ قبولیت کی دعا بھی کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کرتے ہیں مکہ مکرمہ توحید کا گھر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے وقت کے طاقت ور حکمرانوں سے توحید کی خاطر ٹکر لی۔ اور اس کے اعزاز میں ابوالانبیاء ہونے کا شرف بخشا اور ان کے ذریعے اپنے گھر کی تعمیر کرائی۔ حج کے اس مبارک سفر میں سب سے اہم سبق ہی توحید کا ہے۔ اگر کوئی مسلمان حج کرنے کے باوجود بھی توحید کے فلسفے کو نہ سمجھ سکے تو یہ اسکی بدنصیبی ہوگی کیونکہ وہاں تو قدم قدم پر توحید کی علامتیں اور نشانیاں ہیں کوئی حاجی مکہ میں داخل ہو اور وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی توحید کے لیے قربانی سے آگاہ نہ ہو کیسے ممکن ہے۔ بیت اللہ کا معمار حضرت ابراہیم علیہ السلام توحید کے علمبردار تھے۔

حج اتحاد امت کا عظیم مظہر ہے جس میں دنیا کے طول وعرض سے آنے والے مسلمان رنگ ونسل اور زبان سے بالاتر ہو کر ایک ہی نعرہ لگاتے ہیں۔ **لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک**.......... ایک اللہ ایک قبلہ ایک لباس ایک گھر جس کا طواف کرتے ہوئے سب یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ وحدت ہے جو حج کے موقعہ پر دیکھنے کو ملتی ہے۔

ہر سال حج کے موقعہ پر سعودی حکومت اہم کانفرنس رابطہ العالم الاسلامی کے زیر اہتمام منعقد کرتی ہے۔ جس میں دنیا بھر سے علماء ومشائخ اہل فکر ودانش سیاسی اور مذہبی زعما شریک ہوتے ہیں اور امت کو درپیش مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ اور ان کے حل کے لیے سفارشات بھی مرتب کرتے ہیں مسلمانوں میں یکجہتی اور وحدت پیدا کرنیکا نادر موقع ہوتا ہے۔ خاص کران حالات میں جبکہ امت مسلمہ کے خلاف نہایت سنگین سازشیں ہو رہی ہیں اور اسلام اور پیغمبر اسلام کی بار بار توہین کی جا رہی ہے۔ لہٰذا اس موقعہ پر یک زبان ہو کر انہیں باور کرا دینا چاہیے کہ اب امت وحدت کی طاقت سے ان تمام لوگوں کو شکست دے گی جو اپنی شیطانی حرکتوں سے باز نہیں آتے!

اب جبکہ خادم الحرمین شریفین شاہ عبداللہ نے بھی مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کے لیے کوششیں شروع کی ہیں۔ یہ مبارک کام حج کے موقعہ پر عملی شکل میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ سعودی حکومت کی ان کوششوں کو ہم بنظر تحسین دیکھتے ہیں۔ نیز حرمین شریفین میں اسلامی تعلیمات کے

مطابق عبادات کا اہتمام ہوتا ہے اور تمام مسلمانوں کو پورے سکون اور اطمینان کے ساتھ عبادات کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ واپس آ کر فرقہ واریت کے خلاف سعودیہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ سعودی حکومت کی طرف سے حجاج کرام کے لیے مثالی انتظامات کا تذکرہ کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مکہ مکرمہ میں صفائی' ٹریفک' علاج معالجہ کے شاندار انتظامات کرتے ہیں۔ اتنے ازدھام کے باوجود لوگ بڑے سکون اور امن کے ساتھ عبادات میں مصروف ہیں۔ اشیاء خوردونوش کی فراوانی اور کنٹرول ریٹ پر ان کی دستیابی سعودی حکومت کا شاندار کارنامہ ہے۔

منیٰ' عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ جمرات میں شاندار انتظامات ہوتے ہیں لاکھوں لوگ بڑی سہولت کے ساتھ تمام مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ آمدورفت کے لیے ٹرین' بسوں کا انتظام موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ سعودی حکومت کو دوام بخشے اور ہر قسم کے شر اور حسد سے محفوظ رکھے، آمین

گستاخانہ فلم...... اور امت مسلمہ کا ردعمل!

تمام آسمانی مذاہب میں بہت سی قدریں مشترک ہیں۔ جن میں عقائد اور اخلاقیات خصوصیت کے ساتھ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اسکی بندگی تمام انبیاء کرام کا مشن رہا اس کے ساتھ سچائی' دیانت' امانت' ہمدردی' خیر خواہی' حقوق کی ادائیگی' پاکیزگی' طہارت' حلال وحرام کی تلقین ان کی دعوت کا خصوصی حصہ تھا۔ ایک صالح معاشرہ اس کے بغیر تشکیل نہیں پا سکتا۔ انبیاء کرام ہمیشہ احترام آدمیت کا درس دیتے رہے۔ بنی اسرائیل ایک عرصہ تک اس عہد کے پابند رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ اور فرمایا **و فضلنا علی العالمین**. یہ درجہ ان تعلیمات پر عمل کرنے کے نتیجے میں ملا۔ لیکن جیسے ہی عہد شکنی کے مرتکب ہوئے اور انبیاء کی توہین اور گستاخی کرنے لگے۔ الزام تراشی اور بہتان باندھنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ملعون قرار دے دیا۔ وہ فضیلت جو ایک عرصہ تک ان کے مقدر میں تھی سلب کر لی گئی اس میں پیش پیش یہودی تھے۔ جن کے دماغ میں ہمیشہ یہ خیال رہا کہ وہ پوری دنیا سے افضل ہیں اور سلسلہ نبوت ہمیشہ ان میں رہے گا لیکن جب یہ اعزاز بنی اسرائیل سے بنو اسماعیل میں منتقل ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بن گئے۔